نماز میں ستر عورت

نماز کے اندر ستر چھپانے میں سرین وران اور گھٹنا تین عضو ہیں یا دو:

سوال: مردوں کو ناف سے گھٹنے تک بدن چھپانا فرض اور نماز میں چوتھائی عضو برہنہ ہوجانا مفسدِ صلوٰۃ ہے، تو آیا گھٹنا علیٰحدہ اور سرین وفخذ وغیرہ علیٰحدہ عضو ہیں یا یہ سب مجموعہ ایک ہے؟

الجواب

سرین ایک عضو ہے۔(۱) اور فخذ ورکبہ ملاکر ایک عضو۔ فقط

(تتمہ اولیٰ صفحہ: ۳۵) (امداد الفتاویٰ جدید: ۲۰۴/۱)

---

(۱) لیکن سرین دو ہیں اور ہر ایک علیٰحدہ علیٰحدہ عضو ہیں اور حلقہ دبر (محل براز) الگ تیسرا عضو ہے۔ اسی طرح رانیں بھی دو ہیں اور ہر ایک ران مع اس کے گھٹنہ کے ایک عضو ہے۔ طحطاویؒ نے حاشیہ درمختار میں تفصیل کی ہے کہ مرد کے ستر کے آٹھ عضو ہیں:
ذکر اور اس کا ماحول، خصیتین اور ان کا ماحول، دو سرین، دوران مع گھٹنہ اور ناف کے نیچے سے عانہ تک اور اس کے محاذی پہلو کا حصہ۔ (ردالمحتار: ۳۸۰/۱، وکذا فی السعایة: ۷۸/۲، سعید)

(والعورة الغليظة والخفيفة سواء) أى فى حكم الانكشاف المانع وغير المانع .العورة الغليظة هى القبل والدبر، والخفيفة غيرهما من موضع العورة وفائدة كونهما على السواء، يظهر إذاانكشف قدرربع العضو تمنع سواء كانت من الخفيفة أو الغليظةومادونه، لايمنع فيهما وهذا هو الصحيح. (منحة السلوك شرح تحفة الملوك، فصل فى شروط الصلاة: ۱۱۸/۱)

(وهى ماتحت سرته إلى تحت ركبتيه) أى بينهما هو العورة، لقوله عليه الصلاة والسلام: عورة الرجل مابين السرة إلى الركبة. ويروىٰ ما دون سرته حتى يجاوز ركبتيه وكلمة إلى نحملها على كلمة مع عملاً بكلمة حتى، أو عملاً بقوله عليه الصلاة والسلام: "الركبة عورة" وبهذا تبين أن السرة ليست من العورة والركبة منها. (تبيين الحقائق، باب شروط الصلاة: ۹۵/۱-۹٦)

عن عبدالله بن جعفر بن أبى طالب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مابين السرة والركبة عورة. (المعجم الصغير للطبرانى، من اسمه محمد (ح: ۱۰۳۳) صححه الألبانى فى الإرواء، ح: ۲۷۱، ج: ۱/ص: ۳۰۲)

عن جرهد قال: جلس عندنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفخذى منكشفة فقال: "خمر عليك إزارك إن الفخذ عورة". (موطأ الإمام مالك، ت: أبو مصعب الزهرى، باب مايكره من الصدقة (ح: ۲۱۲۲) انيس)

نماز میں ستر کا حصہ کھلنے پر ناظر ومنظور کی نماز کا حکم:

سوال: زید ایک نمازی آدمی ہے، اس سے اگلی صف میں عمر نماز پڑھ رہا ہے، عمر کا حالتِ صلوٰۃ میں ستر کا حصہ کھل جاتا ہے، تو زید کی نگاہ حالت صلاۃ میں عمر کے ستر کے اس مخصوص جگہ پر اچانک پڑ گئی، یا وہ خود عمداً اپنی نگاہ ڈالتا ہے، تو صورت مذکورہ میں زید کی نماز ہوئی یا نہیں ہوئی؟ اور عمر کی نماز کا کیا حکم رہے گا؟

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً و مسلماً

حالتِ نماز میں دوسرے نمازی یا غیر نمازی کے ستر پر نگاہ پڑ جانے سے، یا ڈالنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی؛ اگر چہ قصداً نگاہ ڈالنا گناہ ہے، رہا عمر جس کا ستر نماز میں کھل گیا تھا، اگر وہ کھلنا غیر اختیاری تھا اور تین تسبیحات پڑھ سکیں؛ اس سے کم وقت کے لیے کھلا رہا، تو اس کی نماز بھی فاسد نہیں ہوئی، ورنہ فاسد ہوگئی۔ (ردالمحتار: ۱/ ۳۰۰) (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: العبد احمد عفی عنہ خانپوری۔ ۱۷ر شوال المکرّم ۱۴۰۹ھ۔ الجواب صحیح: عباس داؤد بسم اللہ عفی عنہ۔

(محمود الفتاویٰ: ۴/ ۲۰۰-۲۰۱)

نماز کی حالت میں ستر نظر آنے کا حکم:

سوال: ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس کا کرتا کمر تک تھا اور لنگی پھٹی ہوئی تھی، جس کی وجہ سے اس کی ران کا کچھ حصہ نظر آ رہا تھا تو نماز درست ہوئی یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

اگر ران کے چوتھائی حصہ سے کم نظر آ رہا تھا تو نماز ہوگئی، ورنہ نہیں۔

"قلیل الانکشاف عفو؛ لأن فیه بلویٰ و لابلویٰ فی الکثیر فلا یجعل عفوا الربع وما فوقه کثیر ما دون الربع وهو الصحیح، هکذا فی المحیط". (الفتاویٰ الهندیة: ۱/ ۵۸. کذا فی الغیاثیة علی الفتح: ۱/ ۲۲٦) **فقط واللّٰه تعالیٰ أعلم بالصواب**

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔ (حبیب الفتاویٰ: ۳/ ۵٦)

---

(۱) (ویمنع) حتی انعقادها (کشف ربع عضو) قدر أداء رکن بلاصنعه (من) عورة غلیظة أو خفیفة. (الدر المختار) (قوله قدر أداء رکن) أی بسنیته، منیة. قال شارحها: وذلک قدر ثلاث تسبیحات، آه. وکأنه قیده بذلک حملاً للرکن علی القصیر منه للاحتیاط وإلا فالقعود الأخیر والقیام المشتمل علی القراءة المسنونة أکثر من ذلک، ثم ماذکره الشارح قول أبی یوسف، واعتبر محمد أداء الرکن حقیقة، والأول المختار، للاحتیاط کما فی شرح المنیة واحترز عما إذا انکشف ربع عضو أقل من قدر أداء رکن فلایفسد إتفاقاً لأن الانکشاف الکثیر فی الزمان القلیل عفو کالانکشاف القلیل فی الزمن الکثیر وعما إذا أدیٰ مع الإنکشاف رکناً فإنها تفسد إتفاقاً، قال ح: واعلم ==

گریبان میں سے ستر دیکھنے سے نماز کا حکم:

سوال: اگر کسی نے گریبان میں سے اپنے ستر کو دیکھا، تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب

اس مسئلہ میں فقہا کے دو قول ہیں بعض فقہا کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور بعض کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی، لیکن مکروہ تحریمی ہوگی، تاہم احتیاط پر عمل کرتے ہوئے نماز کے فاسد ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔

بدائع الصنائع میں ہے:

ثم لم يذكرفي ظاهر الرواية أن القميص الواحد إذاكان محلول الجيب والزر هل تجوز الصلاة فيه؟ ذكر ابن شجاع: فيمن صلى محلول الأزرارو ليس عليه إزار: أنه إن كان بحيث لو نظررأى عورة نفسه من زيقه لم تجزصلاته وإن كان بحيث لونظرلم يرعورته جازت وروى عن محمد في غيررواية الأصول: إن كان بحال لونظر إليه غيره يقع نظره عليه من غيرتكلف فسدت صلاته وإن كان بحال لونظرإليه غيره لايقع بصره على عورته إلا بتكلف فصلاته تامة فكأنه شرط سترالعورة في حق غيره لا في حق نفسه وعن داؤد الطائي أنه قال: إن كان الرجل خفيف اللحية لم يجز لأنه يقع بصره على عورته إذا نظرمن غيرتكلف فيكون مكشوف العورة في حق نفسه وسترالعورة عن نفسه وعن غيره شرط الجوازوإن كان كث اللحية جاز لأنه لايقع بصره على عورته إلابتكلف فلا يكون مكشوف العورة. (بدائع الصنائع: ٢١٩/١، سعيد)

حاشیۃ الطحاوی میں ہے:

(قوله ولايضرنظرها من جيبه) لأنه يحل له مسها والنظرإليها ولكنه خلاف الأدب كما في النهرواختار البرهان الحلبي أن تلك الصلاة مكروهة وإن لم تفسد ومقابل الصحيح ما عن بعض المشائخ من اشتراط سترعورته عن نفسه وفرع عليه أنها لوكانت لحيته كثيفة و ستر بها زيفه صحت وإلا فلا. (حاشية الطحاوي على الدرالمختار: ٤١/١، وكذا في ردالمحتار: ٤١٠/١، سعيد وكذا في الجوهرةالنيرة: ٥٤/١، وكذا في دررالحكام في شرح غررالاحكام: ٥٩/١، وكذا في تبيين الحقائق: ٩٥/١)

فتح باب العنایہ میں ہے:

وفي الخلاصة: لو صلى في قميص واحد محلول الجيب: إن كان بحال يقع بصره على

== أن هذا التفصيل في الانكشاف الحادث في أثناء الصلاة أما المقارن لابتدائهافإنه يمنع انعقادها مطلقاً اتفاقاًبعد أن يكون المكشوف ربع العضو. (ردالمحتار، شروط الصلاة، مطلب في سترالعورة: ٤٠٨/١، دارالفكر. انيس)

(٢) المصلي في سراويل إذا انكشف مابين سرته وعورته إن كان ربعاً فسدت صلاته لأن مابينهما عضو كامل، والمراد منه حول جميع البدن فإذا انكشف ربعه كان فاحشاً. (الفتاوىٰ الغياثية، ط: بولاق، كتاب الصلاة: ٢١-٢٢. انيس)

عورته لاتجوز صلاته وكذا لو كان بحال يقع بصر غيره عليه من غير تكلف، كذا ذكره هشام عن محمد وعن أبي حنيفة وأبي يوسف: أن عورة الشخص ليست بعورة في حقه، قلت: وهذا ضعيف جدا للإجماع على بطلان من صلى صلاة في بيت وحده أوفي ظلمة من غير ستر عورة إذا لم يكن من عذر. (فتح باب العناية: ١/ ٢٠٥) **والله سبحانه وتعالىٰ أعلم** (فتاویٰ دارالعلوم زکریا: ٢/ ١١٦-١١٧)

کپڑے میں ستر پایا جانا ضروری ہے:

سوال: کپڑے کی غلظت میں شرط کیا ہے؟ اگر صورت بدن دیکھا جاوے اور لون بشرہ نہ دیکھا جاوے، تو نماز درست ہے یا نہیں؟ اگر رنگت کی وجہ سے نہ دیکھا جاوے یا پاجامہ بنانے کی وجہ سے نہ دیکھا جاوے تو کیا حکم ہے؟

الجواب

جب کہ رنگ بشرہ کا معلوم نہ ہو تو ستر ثابت ہے اور نماز صحیح ہے۔ (١) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ٢/ ١٤٤)

ناف سے لے کر گھٹنوں تک کپڑوں میں نماز:

سوال: میرے ایک چچا ہیں جنہوں نے مجھے آدھی آستین والی قمیص میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا کہ آدھی آستین والی قمیص پہن کر نماز نہیں پڑھنی چاہیے، اس طرح نماز مکروہ ہو جاتی ہے، جب کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ مرد کو نماز پڑھتے وقت ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھانپنا چاہیے۔

الجواب

آپ کے چچا نے جو مسئلہ بتایا ہے وہ صحیح ہے، اور جو مسئلہ آپ نے کتاب میں پڑھا ہے وہ بھی صحیح ہے، مگر اس کا مطلب آپ نہیں سمجھے، ناف سے گھٹنوں تک ڈھانپنا فرض ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ (٢) اور کہنیاں یا سر کھلا ہو تو نماز مکروہ ہوگی۔ (٣) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ٣/ ٣١٩)

---

(١) (وعادم ساتر) لايصف ماتحته. (الدر المختار)

(قوله لايصف ماتحته) بأن لايرى منه لون البشرة احترازاً عن الرقيق ونحو الزجاج. (رد المحتار، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة: ١/ ٣٨٠)

(٢) (و) الرابع (ستر عورته) و وجوبه عام ولو في الخلوة على الصحيح ... (وهي للرجل ما تحت سرّته إلىٰ ما تحت ركبته) الخ. (الدر المختار) وفي رد المحتار: وأما لو صلّى في الخلوة عرياناً ولو في بيت مظلم وله ثوب طاهر لايجوز إجماعاً كما في البحر. (رد المحتار، باب شروط الصلاة: ١/ ٤٠٤، مطلب في ستر العورة)

(٣) عن ابن عمر قال: مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ازاري استرخاء فقال: يا عبد الله! ارفع إزارك، فرفعته، ثم قال: زد! فزدت فما زلت أتحرّاها بعد، فقال بعض القوم: إلى أين؟ قال: إلىٰ أنصاف الساقين. (مشكوٰة، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: قديمي (الصحيح لمسلم، باب تحريم جر الثوب خيلاء (ح: ٢٠٨٦) انيس)

صرف نیچے کے کپڑوں میں نماز:

سوال: انڈر ویئر میں بلا عذر نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

هو المصوب

صرف انڈر ویئر سے ستر پوشی نہیں ہوتی ہے؛ اس لئے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۵٦/۲)

صرف بنڈی پہن کر نماز پڑھنا:

سوال: کیا صرف واسکٹ جس کو بنڈی(۲) کہتے ہیں؛ پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ جب کہ پائجامہ باندھنے کی جگہ سے ناف تک کا حصہ کھلا ہوا ہے؛ جس کا ستر ضروری ہے۔

الجواب حامداً و مصلیاً

بدن کے جس حصہ کو چھپانا فرض ہے، اگر وہ چھپا رہے؛ تب بھی ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا؛ جس کو پہن کر آدمی معزز مجلس میں نہ جا سکتا ہو، مکروہ ہے۔(۳) چہ جائے کہ فرض ستر ہی ادا نہ ہو تو ایسی حالت میں نماز ہی نہ ہوگی۔(۳) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند۔ ۸۸/۹/۱۲ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵۲۲/۵)

---

(۱) (قوله: وهي من تحت سرته إلى تحت ركبته) أي ما بينهما فالسرة ليست بعورة والركبة عورة. (البحر الرائق، فصل في شروط الصلاة: ٤٦٨/١)

(۲) ''بنڈی بغیر آستین والا چھوٹا کوٹ، ایک قسم کی صدری''۔ (نور اللغات: ۶۵۵/۱، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور)

(۳) (صلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته. (الدر المختار)

وفي ردالمحتار: وفسرها في شرح الوقاية بمايلبسه في بيته ولايذهب بى إلى الأكابر، الخ. (كتاب الصلاة، الباب السابع فيمايفسد الصلاة ومايكره فيها: ٦٤٠/١-٦٤١، دار الفكر. انيس)

(وفي ثياب البذلة) وهي مايلبس في البيت ولا يذهب بها إلى الكبراء. (شرح الوقاية)

(قوله وفي ثياب البذلة) أي تكره صلاته في ثياب البذلة بكسر الباء الموحدة وسكون الذال المعجمة بمعنى الإبتذال والخدمة والكراهة تنزيهية كما في البحر ووجه الكراهة أن فيه ترك الاهتمام بالصلاة التي هي أفضل العبادات وهذا إذا كان له غيرها وإلا فلا. (عمدة الرعاية، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة: ١٥٩/١. مطبوعة الهند. انيس)

وتكره الصلاة في الثيا ب البذلة. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لايكره: ١٠٧/١، رشيدية)

(۳) (و) الرابع (ستر عورته). (تنوير الابصار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، با ب شروط الصلاة: ٤٠٤/١، سعيد) ==

دھوتی باندھ کر نماز درست ہے:

سوال: دھوتی مثل اہل ہنود کے باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر کشف عورت نہ ہو تو نماز ہو جاتی ہے مگر یہ طریق اچھا نہیں ہے۔(١) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲/۱۴۳)

دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا:

سوال: بعض لوگ دھوتی باندھ کر نماز پڑھتے ہیں اور نماز پڑھنے کے بعد وہ لوگ ٹانگ اٹھا کر اور دھوتی کمر میں باندھ کر چلے جاتے ہیں تو کیا یہ جائز ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً

دھوتی اس طرح باندھی جائے کہ گھٹنے اور اوپر کا حصہ (رانیں) نہ کھلیں، اگر اس طرح نماز پڑھی جائے کہ گھٹنے یا رانیں کھلی رہیں تو نماز نہیں ہوگی (٢) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند-۲۰/۱/۹۴ھ-(فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۲۳)

جانگیا پر لنگی باندھ کر نماز پڑھے، تو درست ہے:

سوال: اگر کوئی شخص رومالی یا جانگیا باندھ کر اس کے اوپر دھوتی یا پاجامہ وغیرہ پہن کر نماز پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں؟ اور اگر رومالی و جانگیا باندھ کر اس کے اوپر گھٹنا یعنی نصف پاجامہ پہن لے اور اس کے اوپر تہبند باندھ کر نماز پڑھے تو نماز جائز ہوگی یا نہیں؟

== ومنها ستر العورة، لقوله تعالىٰ: ﴿يَابَنِىٓ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾، قيل فى التأويل: الزينة ما يوارى العورة، والمسجد الصلاة، فقد أمر بمواراة العورة فى الصلاة" (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل فى بيان شرائط الاركان: ١/٥٤٣، دار الكتب العلمية، بيروت)

(١) (و) الرابع (ستر عورته) الخ (وهى للرجل ماتحت سرته إلىٰ ماتحت ركبته) الخ. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة: ١/ ٣٧٤-٣٧٥، ظفير)

(٢) (و) الرابع (ستر عورته)، ووجوبه عام ولو فى الخلوة على الصحيح". (تنوير الأبصار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة: ١/ ٤٠٤، سعيد)

"ومنها ستر العورة..." الخ. (بدائع الصنائع، فصل فى بيان شرائط الاركان: ١/٥٤٣، در الكتب العلمية)

الجواب

ان صورتوں میں جبکہ ستر عورت ہوجاوے نماز صحیح ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲/۱۴۳-۱۴۴)

کوٹ پتلون اور ٹائی پہنے ہوئے نماز پڑھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ انگریزی لباس یعنی کوٹ، پتلون اور ٹائی پہننا ایک رسم عام بن گیا ہے، خاص کر افسر شاہی لوگوں کا یہ شیوہ ہے، ڈیوٹی کے دوران جب نماز کا وقت ہوجائے اور کپڑوں کو تبدیل کرنے کا موقع نہ ملے، کیا اسی لباس میں نماز پڑھنا جائز ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: ڈاکٹر خالد حسین میڈیکل آفیسر میر علی وزیرستان......۲۸/۵/۱۹۷۲ء)

الجواب

نماز قضا ہونے سے یہ بہتر ہے کہ اسی غیر شرعی لباس میں نماز پڑھی جائے، خصوصاً جب کہ عذر بھی ہو۔(۲) فقط

(فتاویٰ فریدیہ:۲/۲۱۷)

ایک ہی چادر اوڑھ کر نماز درست ہے:

سوال: مریض اگر بباعث سردی، رزائی یا چادر اوڑھ کر نماز پڑھے کہ سارا جسم مع منہ اور سر اُس ملبوس سے پوشیدہ ہو اور ستر اس کا مثل زانو یا فخذ یا سرین مکشوف غیر مستور ہو؛ مریض کی نظر سے اور جو شخص اس کے پاس ہو، اس کی نظر سے بھی پوشیدہ ہو، تو نماز اس مریض کی جائز ہوگی یا نہیں؟

الجواب

نماز اس مریض کی صحیح ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۴۳۲-۴۳۳)

(۱) (و) الرابع (ستر عورته) الخ، (وهي للرجل ماتحت سرته إلٰى ماتحت ركبته) الخ. (الدر المختار علٰى صدر رد المحتار، باب شروط الصلوٰة، مطلب في ستر العورة: ۱/ ۳۷٤، ظفير)

(۲) قال الشيخ محمد أمين ابن عابدين: (قوله: والرابع ستر عورته) أي ولو بما لا يحل لبسه كثوب حرير وان أثم بلا عذر كالصلاة في الأرض المغصوبة. (رد المحتار، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة: ۱/ ٤٠٤. دار الفكر)

(۳) (والشرط سترها عن غيره) ولو حكما كمكان مظلم (لا) سترها (عن نفسه) به يفتٰى فلو رآها من زيقه لم تفسد وإن كره. (الدر المختار علٰى صدر رد المحتار، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة: ۱/ ۳۸۰، ظفير)

عن وائل بن حجر قال، قلت: لأنظرن إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي؟ قال: فنظرت إليه، قام فكبر، ورفع يديه حتى حاذتا أذنيه ثم وضع يده اليمنىٰ على ظهر كفه اليسرىٰ والرسغ والساعد، ==

تنہائی میں برہنہ ہوکر نماز پڑھنا:

سوال: وقت (اتنا) تنگ ہے کہ فرض ادا کرسکتا ہے، ایسی صورت میں کپڑا پاک کرنا ضروری ہے، اگر تنہائی کی جگہ میسر ہوتو ننگا پڑھ لے یا نہیں، اور اگر تنہائی میسر نہ ہوتو انہی کپڑوں سے نماز ادا کرے تو نماز ہوجائے گی یا قضا کرے؟

الجو اب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

تنگی وقت کی وجہ سے ناپاک کپڑے سے نماز درست نہیں، اس کو پاک کرنا ضروری ہے۔(۱) تنہائی میں بھی برہنہ نماز جائز نہیں۔(۲) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ

حررہ العبد محمود عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔ ۱۵/۶/۸۷ ۱۳ھ۔ الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔ ۱۶/۶/۸۷ ۱۳ھ۔ الجواب صحیح: سید احمد علی سعید۔ ۱۸/۶/۸۷ ۱۳ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۱۹-۵۲۰)

معذور ننگا نماز پڑھ سکتا ہے:

سوال: ایک مسجد میں جمعہ کی نماز میں پیش امام صاحب نے تقریر میں کہا کہ نماز کسی بھی حالت میں معاف نہیں ہے، اگر آپ کے کپڑے نجس ہیں اور کپڑے نہیں مل رہے ہیں تو نجس کپڑے سے نماز پڑھ لیں، اور اگر آپ کے پاس اور کپڑے نہیں ہیں یا کپڑے نہیں مل رہے ہیں تو آپ ننگے ہی سر نماز پڑھ سکتے ہیں، براہ کرم کتابوں کے حوالہ سے جواب مطلع فرمائیں؟

== ثم قال: لما أراد أن يركع، رفع يديه مثلها ووضع يديه على ركبتيه، ثم رفع رأسه، فرفع يديه مثلها ثم سجد، فجعل كفيه حذاء أذنيه، ثم قعد فافترش رجله اليسرىٰ ووضع كفه اليسرىٰ على فخذه وركبته اليسرىٰ وجعل مرفقه الأيمن على فخذه اليمنىٰ ثم قبض بين أصابعه فحلق حلقة ثم رفع إصبعه فرأيته يحركها يدعوبها، ثم جئت بعد ذلك في زمان فيه برد فرأيت الناس عليهم الثياب تحرك أيديهم من تحت الثياب من البرد. (مسندالإمام أحمد، حديث وائل بن حجر (ح: ١٨٨٧٠)/ سنن الدارمي، باب صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم (ح: ١٣٩٧)/ الصحيح لابن خزيمة، باب وضع بطن كف اليمنىٰ على كف اليسرىٰ (ح: ٤٨٠)/ الصحيح لابن حبان، ذكر مايستحب للمصلي رفع اليدين عند إرادته (ح: ١٨٦٠)/ المعجم الكبير للطبراني، عن وائل بن حجر (ح: ٨٢) انيس)

(۱) ثم الشرط، الخ، وشرعاً مايتوقف عليه الشي ولايدخل فيه (هي) ستة: (طهارة بدنه) من حدث ... وخبث ... (و ثوبه). (تنوير الأبصار مع درالمختار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ١/ ٤٠٢، سعيد)

وأما طهارة ثوبه فلقوله تعالىٰ: (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) [المدثر] (كنز الدقائق متن البحر الرائق، باب شروط الصلاة: ١/ ٢٨١)

(۲) وأما لوصلى في الخلوة عرياناً ولوفي بيت مظلم وله ثوب طاهر، لايجوز اجماعاً، كما في البحر". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في سترالعورة: ١/ ٤٤٠، سعيد)

هو المصوب

امام صاحب کی بات صحیح ہے، ننگے پڑھنے کی صورت میں چھپی جگہ بیٹھ کر پاؤں قبلہ کی جانب پھیلا کر اشارہ سے نماز پڑھے گا، یہ صورت کھڑے ہوکر پڑھنے سے افضل ہے۔حوالہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

وعادم ساتر يصلي قاعداً مؤمياً بركوع وسجود وهو أفضل من صلاته قائماً. (تنوير الأبصار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة: ٨٥/٢)

وجد ثوباً ربعه طاهر وصلى عارياً لم يجزوان كان أقل من ربعه طاهراً أو كله نجساً خير بين أن يصلي عارياً قاعداً بايماء وبين أن يصلي فيه قائماً بركوع وسجود وهو أفضل كذا في الكافي ولو لم يجد الا جلد ميتة غير مذبوح لا يجوز أن يستر به عورته. (الفتاوىٰ الهندية: ٥٩/١-٦٠)

تحریر: ساجد علی۔ تصویب: محمد ظہور ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ٤٢/٢-٤٣)

زنانہ کے لئے نماز میں ستر عورت:

سوال: چہ می فرمایند علماء کرام درین مسئلہ کہ یک زن مسلمان واصیل کہ در یک لباس نماز ادا می کنند، ودران لباس ساق زن وصدرش از جہت کشادگی گریوان ظاہر می شود، این نماز زن دران لباس درست است یا نہ؟ بینوا توجروا۔(١)

(المستفتی: باز محمد افغانی ...... ٢٤/١/١٩٨٧ء)

الجواب

ماسوائے وجہ وقدمین وکفین ہر اندام مکمل یا ربع وے کہ برہنہ شود، نمازش فاسد شود۔

(كما في الهندية: ٦٠/١): الربع وما فوقها كثير وما دون الربع قليل وهو الصحيح، هكذا في المحيط. (٢) **وهو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ: ٢٢٠/٢) ☆

(١) ترجمہ: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان عورت ایک ہی لباس میں نماز ادا کرتی ہے اور اس لباس میں اس عورت کی پنڈلی اور اس کا سینہ گریبان کے کھلے حصے سے ظاہر ہوتا ہے تو اس عورت کی نماز اس لباس میں درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ انیس

(٢) الفتاوىٰ الهندية، الفصل الأول في الطهارة وستر العورة: ٥٨/١۔

ترجمہ: چہرہ، دونوں ہتھیلی اور دونوں قدم کے علاوہ بدن کے کسی بھی عضو کا مکمل یا چوتھائی حصہ برہنہ ہو تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ انیس

☆ **(عورت کے لئے) نماز میں ستر عورت:**

سوال: نماز میں عورت کو اپنا کتنا حصۂ بدن چھپانا ضروری ہے؟ ==

عورت کی ہتھیلی کا اوپری حصہ ستر ہے یا نہیں، اس کی تحقیق:

سوال: قبل ازیں یہ لکھا گیا تھا کہ جب عورت پشت کف دست ہاتھ کی ہتھیلی کا اوپری حصہ کھول کر نماز پڑھ لے تو اس کا اعادہ کرنا پڑے گا یا نہیں اس کا جواب جناب عالی نے یہ تحریر فرمایا کہ نماز اس کی صحیح ہے اعادہ نہ کرے۔

اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ جب درمختار میں یہ لکھا ہے:

فظهر الكف عورة على المذهب. (الدر المختار: ٤٠٥/١، مطلب فى ستر العورة)

تو جب نماز میں ستر عورت نہ ہوا تو نماز نہ ہوئی لہذا اس کا اعادہ ضروری ہوا، لہذا اس تردد کو رفع فرمایئے؟

الجواب

ظہر کف کا عورت ہونا چونکہ مختلف فیہ ہے۔(۱) میں نے سہولت و ابتلاء عام کے لئے دوسرا قول لے لیا ہے۔

۲۱ / جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ۔ (تتمہ ثانیہ صفحہ: ۲۹) (امداد الفتاویٰ جدید: ۲۱۹/۱-۲۲۹)

عورت کے ہاتھ کہنیوں تک ڈھکے ہونا، نماز کے لیے ضروری ہے:

سوال: کچھ خواتین کہتی ہیں کہ! نماز پڑھنے کے لیے عورت کے ہاتھ کہنیوں تک لازمی ڈھکے ہونے چاہئیں اور کلائی تک ڈھکنا ضروری نہیں؟

الجواب

عورت کا سارا بدن ہاتھ گٹوں تک اور پاؤں ٹخنے تک پورا ستر ہے، کلائیوں کا کھولنا جائز نہیں۔(۲)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳۲۰/۳)

==

الجواب

نماز میں عورت کو اپنے تمام جسم کا چھپانا فرض ہے، بجز چہرہ، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے۔(**وبدن الحرة عورة إلا وجهها وكفيها وقدميها.** (كنز الدقائق مع البحر: ٢٦٩/١، الهندية: ٥٨/١) (فتاویٰ شیخ الاسلام: ۲۴)

(۱) فظهر الكف عورة على المذهب. (الدر المختار)

(قوله على المذهب) أى ظاهر الرواية، وفى مختلفات قاضى خان وغيرها أنه ليس بعورة أيده فى شرح المنية بثلاثة أوجه وقال فكان هو الأصح وإن كان غير ظاهر الرواية وكذا أيده فى الحلية وقال مشى عليه فى المحيط وشرح الجامع لقاضى خان، آه، واعتمده الشرنبلالى فى الإمداد. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، فصل فى شروط الصلاة: ٣٧٦/١) (فتاوىٰ قاضى خان، فصل فيمايفسد الصلاة: ١٦٢/١، ط: كلكته/المحيط البرهانى، الفصل الرابع فى فرائض الصلاة وغيرها: ٢٧٩/١/درر الحكام شرح غرر الحكام، باب شروط الصلاة: ٥٩/١. انيس)

(۲) وذراعها عورة كبطنها فى ظاهر الرواية عن أصحابنا الثلاثة. (الحلبى الكبير: ٢١٠، الشرط الثالث)

آدھی آستین والی قمیص میں عورت کا نماز پڑھنا:

سوال: آدھی آستین کی قمیص جو کہنیوں سے اوپر ہو، لیکن گاڑھی اور بڑی چادر سے پورا جسم کلائی تک ڈھکا ہوا ہو، کیا ایسی صورت میں عورت کی نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر بدن کا کوئی حصہ نماز میں نہ کھلے تو نماز ہوجاتی ہے۔(١) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:٣/٢٢٠-٢٢١) ☆

بلاؤز پہن کر نماز پڑھنا:

سوال: اگر کوئی عورت بلاؤز پہن کر نماز پڑھے تو کیا نماز درست ہوگی، جب کہ بلاؤز کی صورت یہ ہے کہ ناف سے اوپر ہی ہوا کرتا ہے اور جب رکوع وسجدہ میں جاتی ہے تو ساڑی ہٹ جاتی ہے اور بدن کا اچھا خاصا حصہ کھل جاتا ہے؟

هو المصوب

بلاؤز پہن کر نماز پڑھنا(٢) درست نہیں ہے اور اس صورت میں نماز درست نہیں ہوگی۔(٣)

مروجہ بلاؤز پہننا درست نہیں ہے۔(٤)

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:٢/٥٥-٥٦)

---

(١) قال أبوجعفر: أما المرأة فتواری فی صلاتها کل شیء منها إلا وجهها وکفیها وقدمیها. قال أبوبکر: وذلک لأن جمیع بدنها عورة لایحل للأجنبی النظر إلیه منها إلا هذه الأشیاء. (شرح مختصر الطحاوی، باب صفة الصلاة: ١/٧٠٠. انیس)

☆ **عورت کی کہنی کھلی رہ جائے، تو نماز کا حکم:**

سوال: اگر آستین کہنی سے اوپر ہو اور کھلی ہو، تو کیا نماز ہوجائے گی؟

الجواب

عورت کے پہنچوں، ٹخنوں اور چہرے کے سوا کوئی عضو کھلا ہے، تو نماز نہیں ہوتی۔ (وبدن المرأة الحرة کلّها عورة ... إلاّ وجهها وکفیها ... وقدمیها. (الحلبی الکبیر: ٢١٠)) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:٣/٣٢١)

(٢) جبکہ اس بلاؤز پہننے کی صورت میں پیٹھ یا پیٹ کا چوتھائی حصہ کھل جاتا ہو۔ انیس

(٣) (ویمنع) حتیٰ انعقادها (کشف ربع عضو) قدر أداء رکن بلا صنعه (من عورة) غلیظة أو خفیفة علی المعتمد. (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة: ٢/٨٢)

(٤) مروجہ بلاؤز جب کہ اس سے سینہ، پیٹ، پیٹھ اور بازو کا قابل ستر حصہ کھلا ہوا ہو، اگر بلاؤز کے علاوہ بھی کسی دوسرے کپڑے سے مذکورہ قابل ستر حصہ کو ڈھک دیا گیا ہو تو اس صورت میں نماز درست ہوجائے گی اور اس کا پہننا بھی درست ہوگا۔ کیوں کہ مانع قابل ستر حصہ کا کھلا رہنا ہے، جو کہ اب مستور ہے۔ انیس

عورت کا جسم کھلا رہ گیا تو نماز ہوگی:

سوال: ساڑی پہن کر نماز کے دوران پیٹھ کا حصہ کھل جائے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

(مستفتی: حافظ عبداللہ خاکسار مسجد پونہ-۲؍رمضان ۱۴۲۵ھ)

الجواب

پیٹھ مستقل ایک عضو ہے، اسی طرح پیٹ بھی جن کا ڈھانپنا فرض ہے، اگر صرف پیٹھ کا چوتھائی حصہ کھل جائے تو نماز نہ ہوگی، چوتھائی سے کم کھل جائے تو نماز درست ہوگی اور اگر پیٹھ کا تھوڑا اور پیٹ کا تھوڑا حصہ مل کر پیٹ (جو پیٹھ کے مقابلہ میں چھوٹا ہوتا ہے) کے چوتھائی حصہ کے برابر کھلا رہ جائے تو نماز نہ ہوگی، یہ سب اس صورت میں ہے جب کہ ایک رکن کے ادا کرنے کی مقدار جسم کھلا رہے اور اگر فوراً ڈھانپ دیا تو نماز درست ہوجائے گی، چاہے جسم کھل جائے۔

”بدن الحرة عورة إلا وجهها و كفيها و قدميها“. (الفتاویٰ الهندية: ۵۸/۱)(۱)

”انكشاف ما دون الربع معفوعنه اذا كان فى عضو واحد وإن كان فى عضوين أو أكثر و جمع وبلغ ربع أدنىٰ عضو منها يمنع جواز الصلاة“. (الفتاویٰ الهندية: ۵۸/۱)(۲)

”وان انكشف عورته فى الصلاة فسترها بلا مكث جازت صلاته إجماعاً وان أدىٰ ركناً مع الانكشاف فسد إجماعاً وإن لم يؤده لكن مكث قدرما يمكن الأداء تفسد عند أبى يوسف خلافاً لمحمد“. (الفتاویٰ الهندية: ۵۸/۱)(۳) والله أعلم وعلمه أتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی، پونہ۔ (فتاویٰ شاکر خان: ۱۱۸/۱-۱۱۹) ☆

(۱-۳) الفتاویٰ الهندية، الفصل الأول فى الطهارة وستر العورة / حاشية الطحطاوى، فصل فى متعلقات الشروط وفروعها: ۲۴۲/۱ / وكذا فى ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة: ۴۰۸/۱، دارالفكر. انيس

☆ نماز میں اگر کوئی عضو کھلا رہ گیا:

سوال: نماز کے دوران اگر عورت کا کوئی عضو کھل گیا تو نماز کب فاسد ہوگی؟

الجواب

اگر نماز میں کسی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر کھلا رہے گا جتنی دیر میں وہ کوئی فریضہ نماز ادا کرتی تو نماز باطل ہوجائے گی حتی کہ اگر سر کے بالوں کا چوتھائی حصہ یا گردن یا بانہہ کا چوتھائی حصہ کھل جائے گا تو نماز باطل ہوجائے گی۔ خواہ یہ کھلنا گھر میں ہو یا باہر، اندھیرے میں ہو یا روشنی میں کوئی دیکھے یا نہ دیکھے۔ ((ويمنع) حتى انعقادها (كشف ربع عضو) قدر أداء ركن بلا صنعه (من عورة) غليظة أو خفيفة على المعتمد. (الدر المختار، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة: ۴۰۸/۱)

مکتوبات: ۸۶/۴- (فتاویٰ شیخ الاسلام: ۲۵)

عورت کا کھلی جگہ نماز پڑھنا:

سوال: عورت اگر مسافر ہو تو وہ قصر کرے گی، لیکن اگر کہیں سیر و تفریح کے لئے گئی جہاں قصر کی نماز اس کے لئے لاگو نہیں، مگر نماز کا وقت ہو گیا۔ کیا وہ کھلی جگہ نماز ادا کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجو اب ــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

شرعی سفر میں تو بہر حال وہ قصر کرے گی۔ (۱) اگر سیر و تفریح کے لئے گئی ہے اور نماز کھلی جگہ میں پڑھے تب بھی اس کو پڑھنا درست ہے۔ (۲) تمام بدن کو ڈھاک کر اس طرح کہ صرف ہاتھ اور قدم اور چہرہ کھلا رہے گا اس کی نماز درست ہے، (۳) اگر پیروں میں موزے ہوں اور ہاتھوں میں دستانے تب بھی نماز درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند۔ ۲۹/۷/۱۴۰۶ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶۴۲/۵-۶۴۳)

---

(۱) قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَن يُّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾. (سورة النساء: ۱۰۱)

"يقول تعالىٰ: ﴿وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ﴾: أى سافرتم فى البلاد، كما قال تعالىٰ: ﴿عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنَ مِنْكُمْ مَرْضٰى وَآخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ الآية. وقوله ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ﴾: أى تخففوا فيها إما من كميتها بأن تجعل الرباعية ثنائية كما فهمه الجمهور من هذه الآية واستدلوا بها علىٰ قصر الصلوة فى السفر". (تفسير ابن كثير: ۷۲۳/۱، دار الفيحاء، دمشق)

"عن أنس بن مالک رضى اللّٰه تعالى عنه قال: صليت الظهر مع رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم بالمدينة أربعاً والعصر بذى الحليفة ركعتين".

"وخرج على بن أبى طالب رضى اللّٰه تعالى عنه، فقصر وهو يرى البيوت، فلما رجع قيل له: هذه الكوفة، قال: لا، حتى ندخلها". (صحيح البخارى، أبواب تقصير الصلوة، باب: يقصر إذا خرج من موضعه: ۱۴۸/۱، قديمى)

"من خرج من عمارة موضع إقامته قاصدًا مسيرة ثلاثة أيام ولياليها بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة، صلى الفرض الرباعى ركعتين ولو عاصيًا بسفره حتى يدخل موضع مقامه، آهـ". (تنوير الأبصار متن الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر: ۱۲۰/۲-۱۲۴، سعيد)

(۲) عن أبى ذر رضى اللّٰه تعالى عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: جعلت لى الأرض طهورًا ومسجدًا.

"عن أبى سعيد الخدرى رضى اللّٰه تعالى عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم وقال موسى فى حديثه فى ما يحسب عمرو أن النبى صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم قال: "الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة". (سنن أبى داؤد، كتاب الصلوة، باب فى المواضع التى لاتجوز فيها الصلوة: ۷۰/۱، دار الحديث، ملتان)

(۳) والرابع ستر عورته ... وللحرة جميع بدنها خلا الوجه والكفين والقدمين". (تنوير الأبصار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة: ۴۰۴/۱-۴۰۵، سعيد)

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس میں جسم یا بال نظر آتے ہوں:

سوال: عورتوں کو نماز میں کتنا جسم ڈھانپنا ضروری ہے؟ آیا اگر کوئی باریک کپڑے سے نماز پڑھے جس میں جسم یا بال نظر آتے ہوں، اگر چہ اکیلے میں ہو، تو کیا اس سے نماز یا طواف ادا ہوگا یا نہیں؟ کیوں کہ میں نے سنا ہے کہ باریک کپڑے میں نماز نہیں ہوتی۔

الجواب ــــــــــــــــــــ

عورت کا منہ، ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ پورا بدن ڈھکنا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۱) باریک کپڑا جس کے اندر سے بدن یا بال نظر آتے ہوں، اس میں نماز نہیں ہوتی۔ (۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳۲۰/۳)

عورتوں کا نماز میں بالوں کو چھپانا:

سوال: عورتوں کا افراد خانہ کے سامنے باریک دوپٹہ یا رومال کی قسم کا چھوٹا کپڑا جس سے بال نہیں چھپتے؛ اوڑھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجو اب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر سر کے بال نہیں چھپتے تو نماز نہیں ہوتی۔ (۳) اگر چہ وہاں کوئی محرم نہ ہو، بلکہ سب محرم ہوں۔ فقط اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیو بند۔ ۱۳۸۸/۶/۲۲ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیو بند۔ ۱۳۸۸/۶/۲۲ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵۲۱/۵)

جارجٹ کے دوپٹے کے ساتھ نماز پڑھنا:

سوال: جارجٹ کے دوپٹے کے بارے میں کیا حکم ہے، کیا اس سے نماز ہو سکتی ہے؟ کیوں کہ اس میں تو سب کچھ نظر آتا ہے، یا ململ کا دوپٹہ ہونا چاہیے؟ دوپٹے کے کپڑے کی صحیح مقدار اور کپڑے کی قسم ضرور بتائیں؟

---

(۱) وبدن المرأة الحرة كلها عورة ... إلاّ وجهها وكفيها ... وقدميها. (الحلبي الكبير: ۲۱۰)

(۲) إذا كان الثوب رقيقًا بحيث يصف ما تحته أى لون البشرة لا يحصل به ستر العورة. (الحلبي الكبير: ۲۱٤)

(۳) "(و) الرابع (ستر عورته) ووجو به عام ولو في الخلوة على الصحيح، إلا لغرض صحيح ... (وللحرة) ... (جميع بدنها) حتى شعرها النازل في الأصح (خلا الوجه والكفين) ... (و القدمين)". (الدر المختار، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة: ٤٠٤/۱-٤٠٥، سعيد)

الجواب

اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اندر سے بدن، بال وغیرہ نظر آتے ہوں، تو اس سے نماز نہیں ہوتی، نماز کے لیے موٹا کپڑا اوڑھنا ضروری ہے۔ (۱) (آپ کے مسائل اوران کا حل: ۳۲۰/۳) ☆

مستورات کا باریک دوپٹہ اور آستین کا کلائیوں سے اوپر ہونے کی حالت میں نماز:

سوال: کیا فرماتے ہیں علما دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ!

(۱) باریک دوپٹہ جس میں بال نظر آتے ہوں اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) نیز جب آستین کلائیوں سے اوپر ہوں نماز کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی: نامعلوم)

الجواب

(۱) زنانہ کے لئے اس میں (باریک دوپٹہ میں) نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے اور دوبارہ با قاعدہ واجب الاعادہ ہے، روایات حدیثیہ اور فقہیہ سے یہ ثابت ہے۔ (۲)

(۱) وفی شرح شمس الأئمة السرخسی إذا کان الثوب رقیقًا بحیث یصف ما تحته أی لون البشرة لا یحصل به سترة العورة إذ لا ستر مع رؤیة لون البشرة،الخ. (الحلبی الکبیر: ۲۱٤، شرائط الصلاة، الشرط الثالث، طبع سهیل اکیڈمی لاهور)

☆ **باریک دوپٹہ میں نماز:**

سوال: آج کل بہت باریک دوپٹہ چلے ہیں جس میں سر کے بال صاف نظر آتے ہیں، اس قسم کا دوپٹہ اوڑھ کر نماز درست ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً

عورت اگر ایسا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھے گی تو نماز درست نہ ہوگی۔ (''(وعادم ساتر) لا یصف ما تحته.(الدر المختار)(قوله: لایصف ما تحته) بأن لایری منه لون البشرة احترازًا عن الرقیق ونحوالزجاج''.(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ٤١٠/١، سعید)

وحد الستر أن لا یری ما تحته، حتی لوسترها بثوب دقیق یصف ما تحته، لایجوز''.(البحرالرائق، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ٤٦٧/١، رشیدیه)

''والثوب الرقیق الذی یصف ما تحته، لاتجوز الصلاة فیه؛ لأنه مکشوف العورة معنی''.(تبیین الحقائق، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ٢٥٢/١، دارالکتب العلمیة، بیروت)) فقط اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵۲۱/۵)

(۲) بدن الحرة عورة إلا وجهها و کفیها وقدمیها کذا فی المتون، وشعر المرأة ما علی رأسها عورة وأما المسترسل ففیه روایتان الأصح أنه عورة کذا فی الخلاصة: وهو الصحیح وبه أخذ الفقیه أبو اللیث وعلیه الفتویٰ ... والثوب الرقیق الذی یصف ما تحته لا تجوز الصلاة فیه، کذا فی التبیین.(الفتاویٰ الهندیة، الفصل الأول فی الطهارة وستر العورة: ٥٨/١)

(٢)　مرد کے لئے مکروہ ہے اور عورت کے لئے مفسد ہے۔

"والدليل على الأول كراهة الصلاة على وجه الولاية،والدليل على الثانى كون اليدين عورة إلّا الكفين". (١)فقط (فتاویٰ فریدیہ:٢/٢١٨)

عورتوں کی نماز ساڑی میں جائز ہے یا نہیں:

سوال:　عورتوں کی نماز ساڑی یعنی لہنگا پہن کر درست ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ

اگر وہاں کا رواج عورتوں کے لباس کا یہی ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے نماز ہو جاتی ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ ستر پورا ہو۔ (٢) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:٢/١٤٣)

ساڑی پہن کر نماز پڑھنا:

سوال:　بہت سی عورتیں بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں تو وہ سب کہتی ہیں کہ ساڑی پہن کر کھڑے ہو کر نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔ چونکہ عورتیں ساڑیاں ٹخنوں سے اوپر پہنتی ہیں اور ان کے رکوع کرنے پر پنڈلیاں زیادہ کھل جاتی ہیں تو کیا نماز صحیح ہو جاتی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

ایسی ساڑی پہن کر ہرگز نماز نہ پڑھیں جس سے پنڈلیاں کھلی ہوں اور قیام صحیح ادا نہ ہو، (٣) فریضۂ قیام ترک کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (٤) فقط اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ:٥/٥٢٣-٥٢٤) ☆

---

(١)　قال ابن عابدين رحمه الله: وقيد الكراهة فى الخلاصة والمنية بأن يكون رافعاً كميه إلى المرفقين.(رد المحتارهامش الدر المختار،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب مكروهات الصلاة: ٤٧٣/١)

(٢)　(و)الرابع (سترعورته)ووجوبه عام ولوفى الخلوة على الصحيح إلا لغرض صحيح. (الدرالمختار) (قوله ووجوبه عام) أى فى الصلاة وخارجها،الخ.(رد المحتار،باب شروط الصلاة: ٣٧٤/١،ظفير)

(٣)　قال ابن نجيم رحمه الله تعالى:"وكشف ربع ساقها يمنع وكذا الشعر ... لأن قليل الانكشاف عفوعندنا للضرورة ... والكثيرمفسد لعدمها، فاعتبرالربع،أقيم مقام الكل احتيا طاً؛لأن للربع شبهًابا لكل كما فى حلق ربع الرأس، فإنه يجب به الدم كما لو حلق كله".(البحرالرائق،باب شروط الصلاة : ٤٧١/١،رشيديه)

(٤)　"من فرائضها)التى لا تصح بدونها (التحريمة)قائماً (وهى شرط) ... (ومنها القيام)..(فى فرض) ... (لقادرعليه).(الدرالمختار)

(قوله:وسنة فجرفى الأصح)أقول:لكن فى الحلية عند الكلام على صلوة التراويح:لو صلى التراويح ==

نماز کے دوران خواتین کی ٹانگوں کا باہم ملنا:

سوال: خواتین کے ستر اور جسم کے ڈھکنے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے، تاہم چند کے ذہن میں یہ خیال ہے کہ نماز کی ادائیگی کے لئے لازم ہے کہ دونوں ٹانگیں برہنہ آپس میں نہ چھوئیں؛ جو کہ شلوار یا جامہ عزارہ میں ہی ممکن ہے، پھر جو خواتین مغرب یا مشرق میں سایہ قسم کا لباس یا ساڑی پیٹی پہنتی ہیں ان کے لئے بروقت نماز کا کیا حکم ہے؟

هو المصوب

ساڑی و پیٹی وغیرہ لباس جب پورے بدن کو ڈھک دے؛ جسم کا کوئی حصہ کھلا نہ رہے تو نماز درست ہے، بعض عورتوں کا جو خیال استفتاء میں درج ہے وہ صحیح نہیں ہے۔(۱)

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۵۵/۲)

== قاعدًا بلاعذر، قيل: لايجوز قياسا على سنة الفجر فإن كلا منهما سنة مؤكدة وسنة الفجر لاتجوز قاعدًا من غير عذر باجماعهم.(رد المحتار،باب صفة الصلاة،مطلب في ستر العورة: ٤٤٤/١ـ٤٤٥،سعيد)

☆ ساڑھی میں نماز:

سوال: یہاں پر خواتین میں کرتہ اور پائجامہ پہننے کا رواج نہیں ہے اور وہ لہنگا پر ساڑھی باندھ لیتی ہیں، اور کسی قسم کا کپڑا اندر استعمال نہیں ہوتا ہے۔ تو کیا اس صورت میں ان کی نماز ادا ہو جائے گی یا پھر ان کو ساڑھی کے اندر پاجامہ یا اس قسم کا کپڑا پہننا پڑے گا؟

الجواب حامداً و مصلیاً

اگر لہنگا اور ساڑی اس طرح ہے کہ جسم نظر نہیں آتا تو ان کی نماز ادا ہو جائے گی اس کے اندر پاجامہ ہو یا نہ ہو، ورنہ انکشاف کی حالت میں نماز نہیں ہوگی، کیونکہ ستر عورت فرض ہے اور عورت کو چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں قدم کے سوا تمام بدن کو چھپانا نماز میں فرض ہے۔

’(و)الرابع (ستر عورته) ... (وهى للحرة) ... (جميع بدنها) ... (خلا الوجه) ... (والكفين والقدمين،آه. (الدرالمختار، باب شروط الصلاة،مطلب في ستر العورة: ٤٠٤/١ـ٤٠٥،سعيد)/’’وبدن الحرة عورة الا وجهها و كفيها، لقوله تعالى: ﴿ولايبدين زينتهن الاما ظهرمنها﴾ [النور: ٣١].

قال ابن عباس رضى الله تعالى عنهما: وجهها وكفيها ’’.(البحرالرائق،باب شروط الصلاة: ٤٦٩/١، رشيدية))فقط والله سبحانه وتعالى أعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵۲/۵)

(۱) وبهذا علم أن لبس السراويل فى الصلاة ليس بواجب؛لأن الستر من أسفل ليس بلازم بل انما يلزم من جونبه وأعلاه ولذاقال فى منية المصلى:ومن صلى فى قميص ليس له غيره فلونظر إنسان من تحته رأى عورته فهذا ليس بشئ .(البحر الرائق،شروط الصلاة: ٤٦٨/١)

کیا قدم کھول کر عورت کی نماز نہیں ہوتی:

سوال: ''کتاب صلوٰۃ الرحمٰن'' میں لکھا ہے کہ نماز کے اندر اگر عورت کے قدم کی چوتھائی کھل جائے تو نماز نہ ہوگی تو عورتوں کو موزے پہن کر نماز پڑھنا چاہئے؟

الجواب

درمختار میں لکھا ہے کہ معتمد یہ ہے کہ قدمین عورت کے عورت نہیں، اس کے کھلنے سے نماز میں خلل نہیں آتا اور یہ جو صلوٰۃ الرحمٰن میں لکھا ہے، یہ بھی ایک قول ہے اور مراد اس سے باطن قدم ہے نہ ظہر قدم۔(کذا فی ردالمحتار: ١/٤٢١)(١)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲/۱۴۲) ☆

☆☆☆

(١) وللحرة ولو خنثیٰ جمیع بدنها الخ خلاالوجه والکفین الخ والقدمین علی المعتمد.(الدر المختار)

(قوله علی المعتمد)أی من أقوال ثلاثة مصححة ثانیها عورة مطلقاً، ثالثها عورة خارج الصلوٰة لا فیها،أقول: ولم یتعرض لظهر القدم، وفی القهستانی عن الخلاصة:اختلفت الروایات فی بطن القدم آه وظاهره أنه لاخلاف فی ظاهره،ثم رأیت فی مقدمة المحقق ابن الهمام المسماة بزادالفقیر قال بعد تصحیح أن انکشاف ربع القدم مانع ولوانکشف ظهر قدمها لم تفسد الخ ثم نقل عن الخلاصة:أن الخلاف إنما هوفی باطن القدم وأماظاهره فلیس بعورة بلاخلاف،الخ.(رد المحتار،باب شروط الصلوٰة،مطلب ستر العورة: ١/٣٧٦-٣٧٧،ظفیر)

☆ کیا عورت پاؤں ڈھانکنے کیلئے موزے پہنے:

سوال: عورت کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے سوا منھ اور دونوں ہتھیلی کے اور دونوں پاؤں کے تو نماز میں ظہر ید و بطن رجل بھی ڈھانکنا چاہئے اس کے لیے موزے ودستانے پہننے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب

دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھوں کی ظہر و بطن نماز میں ڈھانکنا ضروری نہیں ہے۔((وهی أی العورة للرجل ما تحت سرته إلیٰ ما تحت رکبته) الخ (وللحرة) ولوخنثیٰ (جمیع بدنها) الخ، (خلا الوجه والکفین)الخ (والقدمین) علی المعتمد.(الدر المختارعلیٰ صدر رد المحتار،باب شروط الصلاة،مطلب فی ستر العورة: ١/٣٧٦)فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عزیز الرحمٰن۔(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲/۱۴۳)